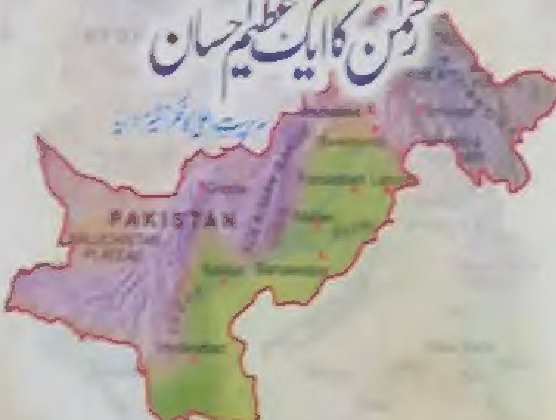
الحقیقہ

اگست 2006.



واقعہ معراج النبی ﷺ
احادیث کی روشنی میں

پاکستان
رحمٰن کا ایک عظیم احسان





جراتوں اور محبتوں کا قافلہ
شیرانِ اسلام کی تنظیمی سرگرمیوں کی
رُوداد

آخری ٹیسٹ

اسلام اور شیطان کے پیروکار

اناللہ وانا الیہ راجعون

موت العالم موت العالم

پروفیسر محمد حسین آسی

انتقال فرما گئے

قارئین ماہنامہ الحقیقہ

اور عوام اہلسنت کو یہ المناک خبر باعث صدمہ ہوگی کہ

حضور مفکر اسلام پروفیسر محمد حسین آسی

آج مورخہ 8 اگست بروز منگل انتقال فرما گئے

تفصیلات آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں

[illegible]

سلسلہ [illegible] شیر اسلام کا ترجمان

ماہنامہ

مجلہ الحقیقہ

پاکستان کا

جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 11

زیر سرپرستی

مفکر اسلام حضرت علامہ

مولانا

نقشبندی قادری

پروفیسر محمد حسین آسی

شجاعت علی مجاہد

افتخار احمد میمون

شمس الدین

فہرست

زر تعاون

[illegible]

	فی پرچہ	سالانہ چندہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

رابطہ: صوفی محمد آصف نقشبندی انچارج دفتر الحقیقہ [illegible]

پبلشر: پروفیسر محمد حسین آسی نے [illegible] سے چھپوا کر مرکزی دفتر مجلہ الحقیقہ [illegible] فون نمبر: 451734 [illegible] سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

یونس - ۶۲

ترجمہ: سُن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

پاکستان - رحمٰن کا ایک عظیم احسان

سرپرست اعلیٰ کے قلم سے

قیام پاکستان: پاکستان کا قیام اس دور میں قدرت کا ایک عظیم معجزہ ہے۔ یقیناً صد سالہ غلامی کی شب تاریک کے اندر اس کی امید و جو عقل و خرد کے لئے بہت حیران کن ہے۔ ہاں ہاں انگریز جیسے اسلام دشمن اور ہندو جیسے تنگ نظر سے چھین لینا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ حقیقت یہی ہے کہ ان تمام رکاوٹوں کو راستے سے ہٹا کر فاتحانہ انداز میں اس کا دنیا کے نقشے پر ابھر آنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ حق یہ ہے کہ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے نتیجے میں مسلمانوں پر ظلم و ستم کے جو پہاڑ ڈھائے گئے اور اسلام کے فرزندوں نے پھر بھی صبر و استقامت کا جو مظاہرہ کیا، بڑا بابرکت اور نتیجہ خیز ثابت ہوا۔ حکیم الامت علامہ محمد اقبال اور حضرت قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ جیسی نابغہ روزگار شخصیات گویا امت مسلمہ کیلئے اسی صبر و استقامت کے انعام میں قدرت نے مہیا کیں۔ یہ لوگ ایمان اور اخلاص کے علمبردار تھے۔ دونوں حضرات اللہ رب العالمین جل مجدہ کی قدرت کاملہ اور سرکار ابد قرار حضور رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت واسعہ پر مکمل بھروسا تھا۔ یہ ان حضرات کے عشق رسول ﷺ کا ثمرہ تھا کہ ہر محاذ پر کامیابی نے ان کے قدم چومے اور مسلمانوں کو ایک الگ آزاد وطن میسر آیا۔ یہ بات کئی بار پہلے بھی لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقبال کو سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مزار پر یہ خوشخبری دی کہ حضور پرنور ﷺ تم سے خوش ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو کام ان کے ذمہ تھا اس نے کر دکھایا۔ حضرت قائداعظم علیہ الرحمۃ کا بیان ہے کہ حضور پرنور ﷺ نے مجھے تحریک پاکستان کیلئے تگ و دو کا حکم دیا اور کامیابی کی ضمانت بھی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ اس وقت کے اولیائے کاملین رضی اللہ عنہم سب کے سب قائداعظم علیہ الرحمہ کے ساتھ تھے اور اس صدی کے مجدد اعلیٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے دو قومی نظریے کی ضرورت و اہمیت کی وضاحت بہت پہلے فرما چکے تھے۔ یہ سب صوفیہ باصفا عشق رسول (ﷺ) کی غیرت سے سرشار تھے اور پاکستان کا دو قومی نظریہ بھی اسی غیرت عشق کی بنیاد تھی۔ وہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہوئے بھی محبت و ادب و عشق سے ناآشنا تھے بعض اپنے جبہ و عمامہ سمیت مسلم لیگ کے مخالف اور انڈین نیشنل کانگرس کے حامی تھے۔ یقیناً پاکستان کے حصول کی کوشش ایک سعادت عظمیٰ تھی جو ہر ایک کو نصیب نہیں ہو سکتی تھی۔

پاکستان کس لئے بنایا جائے؟: اس قسم کے سوالات پر حضرت قائداعظم علیہ الرحمہ کا جواب بہت واضح ہوتا تھا (ویسے بھی انہیں واضح جواب دینے کی ہی عادت تھی) کہ اسلامی عقائد اور اسلامی تہذیب کے تحفظ اور قرآنی دستور العمل کے نفاذ کیلئے۔ وہ یہ بار بار ڈنکے کی چوٹ پر کہتے تھے۔ قیام پاکستان سے پہلے بھی اور بعد بھی۔ مثلاً شاہی دربار بلوچستان (۱۴ جولائی ۱۹۴۷ء) میں فرمایا

"میرا ایمان ہے کہ ہماری نجات اس اسوہ حسنہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) پر چلنے میں ہے جو ہمیں قانون عطا

فرمانے والے رہبر اسلام ﷺ نے سو برس پہلے بنا دیا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اصولوں پر رکھیں"۔

حضور پرنور شافع یوم النشور ﷺ کی بارگاہ میں جناب قائداعظم علیہ الرحمہ کی کیفیت ادب و عشق کو سمجھنے کیلئے ان کے ایک خطاب کے اس اقتباس پر غور فرمایئے جو آپ نے عید میلادالنبی ﷺ کی ایک تقریب میں تقریر کے دوران فرمایا

"آج ہم یہاں دنیا کی عظیم ترین ہستی ﷺ کو نذرانہ عقیدت پیش کرنے کیلئے جمع ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ کی عزت و تکریم کروڑوں انسان ہی نہیں کرتے بلکہ دنیا کی تمام عظیم شخصیات آپ ﷺ کے سامنے سر جھکاتی ہیں۔ میں ایک عاجز ترین، انتہائی خاکسار بندہ، اتنی عظیم، عظیموں کی بھی عظیم ہستی کو بھلا کیا اور کیسے نذرانہ عقیدت پیش کر سکتا ہوں۔ رسول کریم ﷺ عظیم مصلح تھے، عظیم رہنما تھے، عظیم واضع قانون تھے، عظیم سیاستدان تھے، عظیم حکمران تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی زندگی انتہائی پاک و صاف تھی۔ آپ ﷺ نے جس چیز میں بھی ہاتھ ڈالا کامیابی نے آپ ﷺ کے قدم چومے۔ تجارت سے لے کر حکمرانی تک، ہر شعبہ حیات میں آپ ﷺ مکمل طور پر کامیاب رہے۔ رسالتمآب ﷺ پوری دنیا کی عظیم ترین ہستی تھے۔ تیرہ سو سال قبل ہی آپ نے جمہوریت کی بنیادیں رکھ دی تھیں۔" (عید میلادالنبی ﷺ کے موقع پر کراچی بار ایسوسی ایشن سے خطاب، ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء)

اسی تقریب سعید میں یہ بھی فرمایا

"میں ان لوگوں کی بات کو نہیں سمجھ سکتا جو دیدہ و دانستہ اور شرارت سے یہ پراپیگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان کا دستور شریعت کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا۔ اسلام کے اصول عام زندگی میں آج بھی اسی طرح قابل اطلاق ہیں جس طرح تیرہ سو سال پہلے تھے۔ میں ایسے لوگوں کو جو بدقسمتی سے گمراہ ہو چکے ہیں، یہ صاف صاف بتا دینا چاہتا ہوں کہ نہ صرف مسلمانوں کو، بلکہ یہاں غیر مسلموں کو بھی کوئی خوف و ڈر نہیں ہونا چاہئے۔ اسلام اور اس کے نظریات نے ہمیں جمہوریت کا سبق دے رکھا ہے۔ ہر شخص سے انصاف، رواداری اور مساوی برتاؤ کے بلند ترین معیار پر قائم کی گئی ہو۔ ان کو کہہ لینے دیجئے، ہم دستور پاکستان بنائیں گے اور دنیا کو دکھائیں گے کہ یہ رہا ایک اعلیٰ آئینی نمونہ" (بار ایسوسی ایشن۔ ۲۵ جنوری ۱۹۴۸ء)

یہ تھے بندہ حق، مومن صادق، عاشق رسول ﷺ، دلدادہ قرآن، فرزند اسلام بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح علیہ الرحمہ کے جذبات اور دستور پاکستان کے بارے میں ان کے بے غبار نظریات، مگر افسوس ابھی وہ گوناگوں مسائل کی بنا پر اور طویل و جاں گسل علالت کے باعث اس طرف عملاً زیادہ متوجہ نہ ہو سکے تھے کہ موت کے لبادے میں حیات جاودانی آئی اور بندہ حق کو بارگاہ حق میں پیش کرنے کیلئے لے گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ○ انہوں نے بڑے صدق دل سے تقریباً ۹ سال پہلے اس خواہش کا اظہار کیا تھا۔ ان کے اپنے الفاظ تھے۔

"میری زندگی کی واحد تمنا یہ ہے کہ مسلمانوں کو آزاد اور سربلند دیکھوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جب مروں تو یہ یقین اور اطمینان لے کر مروں کہ میرا ضمیر اور میرا خدا گواہی دے رہا ہو کہ جناح نے اسلام سے خیانت اور غداری نہیں کی اور مسلمانوں کی آزادی، تنظیم اور مدافعت میں اپنا فرض ادا کر دیا" (نوائے وقت لاہور مورخہ ۳ جون ۲۰۰۶ بحوالہ خطاب آل انڈیا مسلم لیگ ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۹ء)

اس سلسلے میں ایک اور روایت بھی جسے شاید آپ کتابوں میں نہ دیکھ سکیں نذر قارئین ہے۔ اس کے راوی تھے میرے استاذ معظم قبلہ مولانا محمد بخش مسلم علیہ الرحمہ جو مفکر پاکستان حکیم الامت حضرت علامہ محمد اقبال اور بانی پاکستان حضرت قائداعظم محمد علی جناح علیہما الرحمہ کے خصوصی معتقدین میں سے تھے، فرمایا کرتے تھے

لہ پاکستان کے مخالفین میں بڑے بڑے علماء و فضلاء موجود تھے۔ مثلاً مولانا حسین احمد ٹانڈوی المعروف مدنی، اور جناب مودودی جیسے مفکر بھی، تو کیا آپ ان میں سے کسی ایک کی تحریر میں اپنے نبی محترم رسول محتشم، مشرب و مغرم ﷺ کے ساتھ ایسی عقیدت و محبت کا رنگ دکھا سکتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ قیام پاکستان کی عظیم سعادت قائداعظم کے حصے میں آئی۔

کسی نے بانی پاکستان سے پوچھا، اے قائد اعظم، آپ نے پاکستان کیوں بنایا؟ تو جواباً فرمایا: میں ایک کامیاب وکیل ہوں اور کامیاب وکیل وہ ہوتا ہے جو جج کے طرز عمل کو سامنے رکھتا ہے، میں جانتا ہوں کہ بروز قیامت بھی واحد ولاشریک جج کی بارگاہ عدالت میں پیشی ہوگی۔ اس کا طرز عمل یہ ہے کہ جو اس کے نبی ﷺ کا نام پاک لے دو اسے بخش دیتا ہے، وہ مجھ سے بھی پوچھے گا کہ اے محمد علی جناح تو نے کیا کیا۔ میں عرض کروں گا میں نے تیرے نبی ﷺ کی امت کیلئے پاکستان بنایا تو مجھے امید ہے وہ مجھے بھی اپنے نبی ﷺ کے نام پاک کے صدقے میں بخش دے گا۔

شرکائے تحریک پاکستان بہر حال اس نقطہ نظر سے قیام پاکستان کی تحریک میں شرکت کی سعادت پانے والے لوگ بہت عظیم تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندوؤں کے ناپاک عزائم انتہائی خطرناک تھے اور جہاں جہاں ۱۹۳۷ء کے انتخابات میں کامیابی کے بعد انھیں صوبائی حکومتیں تشکیل دینے کا موقع مل گیا تھا انھوں نے بدترین ظلم و ستم ڈھا کر قتل مسلمانوں کے خدشات کی تصدیق کر دی بلکہ ان کے رویے سے بہت سے سادہ دل لوگوں کی خوش فہمی بھی دور ہوگئی وہ دل و جان سے مسلم لیگ کی تحریک میں شامل ہو گئے۔ اس دور میں مشائخ و علماء اہلسنت علیہم الرحمۃ کا کردار نہایت ہی تابناک تھا انھوں نے اپنے آقا و مولا حضور پرنور ﷺ کے عشق سے سرشار ہو کر کتاب و سنت کی واضح ترین ہدایات کو سامنے رکھا اور مسلم لیگ کے دو قومی نظریے کی بھرپور تائید کی۔ چنانچہ چورہ شریف، علی پور سیداں شریف، شرقپور شریف، سیال شریف، گولڑہ شریف اور دوسرے بہت سے آستانوں کے صوفی بزرگ رسم شبیری رضی اللہ عنہ ادا کرنے کیلئے تحفظ اسلام کے اس سیاسی مقابلے میں در آگئے اور انھوں نے قوم کو بیدار کرنے کی اس سعی جمیل میں مسلم لیگ کی بھرپور سرپرستی فرمائی۔ یہی نہیں دور دراز کے وہ علاقے جن کے پاکستان میں شامل ہونے کا بظاہر بھی کوئی امکان نہیں تھا ان سے تعلق رکھنے والے بریلی شریف، کچھوچھا شریف اور گلبرگہ شریف جیسے شریعت و طریقت کے عظیم مراکز بھی کشتیاں جلا کر امت اسلامیہ کیلئے ایک آزاد وطن کے حصول کی کوششوں میں پورے ولولہ و ہمت سے سرگرم ہو گئے۔ ان کے نقطہ نظر مسلمانوں کی آزاد سرزمین جہاں بھی ہوگی سارے عالم کے مسلمانوں کا سیاسی سہارا بن جائے گی۔

یہی نہیں کہ صرف برصغیر کے اکابرین ملت اسلامیہ کی یہ سوچ تھی بلکہ دنیا بھر کے مسلمان پاکستان کے قیام کو اسی نقطہ نظر سے ضروری سمجھتے تھے چنانچہ سید جمال الحسینی کی طرف سے مطالبہ پاکستان کی حمایت کا انداز درج ذیل خبر سے ملاحظہ ہو

"لندن (ہوائی ڈاک) السید جمال الحسینی نائب صدر عرب مجلس اعلیٰ نے "نوائے وقت" کے نمائندہ خصوصی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ ممکن ہے کہ پنڈت نہرو کی طبع نازک پر یہ بات گراں گزرے، مگر ہم لوگ پاکستان کی حمایت کا اعلان کرتے ہیں۔ فلسطین اور سارے مشرق وسطیٰ کے عرب مسلمان ہندی جنگ پاکستان میں ان کی کامیابی کے خواہاں ہیں۔ سید جمال الحسینی نے کہا کہ پاکستان عالم اسلام کے خلاف خطروں کی راہ میں سد سکندری ثابت ہوگا۔ سید جمال الحسینی نے کہا کہ مارچ میں منعقد ہونے والی ایشیائک کانفرنس کے متعلق ہمارا وہی رویہ ہے جو دوسرے عرب ملکوں کا ہے یعنی ہم اس کانفرنس میں شرکت نہیں کریں گے" (تحریک پاکستان اور نیشنلسٹ علماء بحوالہ نوائے وقت مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۴۷ء)

اسی طرح عالم اسلام کے دوسرے زعماء و قائدین پاکستان کے قیام کو نہایت ضروری سمجھتے تھے اور یہی خیال کرتے تھے کہ پاکستان سارے عالم اسلام کی امید کا روشن ستارا ہوگا۔ خصوصاً حضرت مفتی اعظم الحاج سید امین الحسینی (فلسطین) کو تو قائد اعظم کے ساتھ بہت پیار تھا اور ان کی تحریک کے زبردست حامی تھی حضرت قائد اعظم کی گفتگو پاکستان تک محدود نہیں ہوتی تھی بلکہ ضرورت کے مطابق پوری امت کے حالات مسائل پر ان کی گہری نظر تھی اور وقتاً فوقتاً اپنے نظریات سے اخوت و محبت کا اظہار کرتے رہے تھے۔

قیام پاکستان کے بعد ہندوؤں کا رویہ بالکل ان خدشات کے مطابق ثابت ہوا جن کا اظہار قائد اعظم اور ان کے ساتھیوں کی زبان سے ہوا تھا۔ انھوں نے ۱۹۴۷ء میں جہاں ان سے ممکن ہوا مسلمانوں کا قتل عام کیا پھر یہ سلسلہ انھیں دنوں تک محدود نہیں رہا بلکہ جاری رہا حتیٰ کہ آج تک ہزاروں مسلم کش فسادات رونما ہو چکے ہیں۔ خدانخواستہ پاکستان نہ بنتا تو ہندوؤں کو زیادہ آزادی و بے تکلفی سے اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا موقع مل جاتا۔ شرک ان کے فکر و نظر کو اس حد تک تاریک کر چکا ہے کہ انسانیت کے لئے ان کے ذہن ناپاک میں کوئی گنجائش ہی نہیں۔ انسانی حقوق

باقاعدہ انھیں تعلیمات ان کے بنیادی طرزِ فکر کے سامنے بے معنی ہیں۔ آج اب چونکہ امامِ کفر اہلِ ایمان کے صف آراء ہے اور (معاذ اللہ) انھیں صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے تیار ہے۔ امریکہ اور برطانیہ بلکہ سارا یورپ و مغرب اہلِ اسلام کو دہشت گرد کہتے ہیں، تو ہم کو کیا کہ ہندو ذہن رکھنے والے آشنا کیوں ہونے کی کیوں ضرورت محسوس کرے۔ ہم آج کے اخبار نوائے وقت کی ایک خبر ملاحظہ ہو۔

نئی دہلی (نمائندہ) آزادی کے پچاس سال سے زیادہ گزر جانے کے باوجود بھارت میں مسلمان ہر شعبۂ حیات میں پسماندگی اور امتیازی سلوک کا شکار ہیں اور اس افسوسناک صورتحال سے نجات کیلئے انھیں فوری طور پر سیاسی وقار اور قوت و اختیار کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار آج یہاں آل انڈیا ملی کونسل کی طرف سے منعقدہ ملی کنونشن میں منظور کردہ ایک قرارداد میں کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ حالانکہ ملک میں مسلمان آبادی کا خاصا حصہ ہیں لیکن کسی بھی شعبے میں ان کی نمائندگی تین فیصد سے زیادہ نہیں ہے۔ مسلمانوں کے ساتھ تعلیم اور اقتصادیات میں پسماندگی اور ان کے ساتھ امتیازی سلوک، عدم تحفظ اور تشخص کا عذاب مسلط رکھا گیا ہے جس کی وجہ سے وہ ملک میں اجنبیت اور معاشرے میں اچھوت جیسی زندگی گزارنے پر مجبور ہوگئے ہیں، چنانچہ انھیں سیاسی وقار اور قوت و اختیار دینے کی اشد ضرورت ہے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ مسلمانوں کی سیاسی قوت و اختیار کیلئے لوگوں کو اپنی فکر، طریقہ کار اور مناسب ماحول کی تشکیل کرنی پڑے گی تاکہ اس رخ پر خاطر خواہ نتائج سامنے آسکیں۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ سے مسلمانوں کو موجودہ سیکولرازم پر اعتماد باقی نہیں رہ گیا ہے اس لئے سیکولرازم کا ایک نیا میکانزم تیار کرنے کی ضرورت ہے جس میں رنگ ریزی سے کام کرنے کی صلاحیت ہو۔ اس میں کہا گیا ہے کہ انتظامی اداروں، قانون ساز کمیٹیوں اور اداروں، انتظامیہ، سول سروسز، سیکیورٹی فورسز اور عدلیہ میں مناسب نمائندگی دینے کیلئے فوری اقدام کیا جانا چاہئے۔ (نوائے وقت لاہور مورخہ ۲۶ جولائی ۲۰۰۶)

گویا بھارت کے عوام ہی نہیں، وہاں کی حکومت کا رویہ بھی مسلمانوں کے ساتھ معاندانہ ہے۔ اتنے وسیع ملک میں عموماً مسلمانوں کو ملازمت نہیں ملتی۔ ان کو مالی دشواریوں میں جکڑ کر پریشان کیا جاتا ہے بلکہ عموماً اخلاقی چارہ جوئی مسلمانوں کی مشکلات میں اضافے کا باعث ہی بنتی ہے۔ خصوصاً ایمان تو بہت مظلوم الحذروش حالت میں ہے۔ گاندھی جیسے عیار و مکار نے بھی اہلِ اسلام کو اپنے جال میں پھنسانے کیلئے 'وحدت ادیان' کا نعرہ لگایا، بظاہر جس کا مفہوم یہ تھا کہ ہر مذہب سچا ہے۔ ابوالکلام آزاد کا بھی یہی مذہب تھا حتیٰ کہ قرآن پاک کی تفسیر لکھتے ہوئے بھی اس نے اپنے روحانی باپ کے مکارانہ و جاہلانہ نظریات کو پیشِ نظر رکھا، بلکہ اس تفسیر شیطانی سے بھی اس نے اسلام کے دشمنوں کو ہی فائدہ پہنچایا۔

وحدت ادیان کے حامی: یاد رکھیں وہ لوگ جو اس قسم کے منافقانہ طرزِ فکر کے علمبردار ہوتے ہیں، وہ برسرِ اقتدار عموماً اسلام کے بدترین دشمن کے روپ میں ظاہر ہوتے ہیں۔ مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر نے بھی 'دین الٰہی' کے نام سے ایسی ہی خرافات کو اپنا مذہب بنایا اور پھر کیا تھا اہلِ اسلام کے ساتھ اس کا رویہ انتہائی ظالمانہ ہوگیا۔ مورخین کا اتفاق ہے کہ اگر حضرت امام ربانی سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ النورانی اس کے جواب میں تحریک نہ چلاتے تو شاید چار سال تک ملک کا نقشہ ہی بدل چکا ہوتا، یہاں کوئی مسجد ہوتی نہ مینار، موذن ہوتا نہ امام، صلوات ہوتی نہ نماز، یہ تو اس شیخ المجدد دین قدست اسرارہم کی برکت اور تصرف کا ظہور ہے ایسے فرعونِ وقت سے مسلمان بھی بچ گئے اور اسلام بھی بچ گیا اور اس کے ساتھی جو بظاہر بڑے بھولے بھالے نظر آتے تھے مگر ان کے عزائم بھی کم خطرناک نہیں تھے۔ چنانچہ 'وحدت ادیان' کا نعرہ بھی دراصل مسلمانوں کے اسلامی تشخص کو ختم کرکے انھیں معاذ اللہ دوبارہ ہندو مذہب میں ضم کرنے کی سکیم تھی۔

موجودہ بھارت میں مسلمانوں کا حال: ہندوستان کا آئین اصطلاحی اعتبار سے سیکولر ہے گویا حکومت کسی خاص مذہب کی پابند نہیں اور تمام رعایا کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اس کے باوجود حکومت سیکولرازم (لادینیت) کا دعویٰ کرتے ہوئے بھی اسلام کو ذبح کرنے کے درپے ہے اور ہر حال اس کے عقائد و نظریات اور مذہبی تشخص مٹانے پر تلی ہوئی ہے۔ اس کی ایک صورت انھوں نے یہ نکالی ہے کہ بعض بے غیرت قسم کے نام نہاد علماء اور دانشوروں سے کوئی بیان لے کر مشتہر کردیا اور ان کے مطالبے کو بنیاد بنا کر اسلام کو گزند پہنچادی۔ بعض اوقات ان حمیت فروش لوگوں کا رویہ خود اسلام کے برعکس ہوتا ہے۔ جس سے خود بخود دوسرے جاہلوں کو نمونہ مل جاتا ہے۔

اس وقت میرے سامنے ماہنامہ جام نور دہلی کا شمارہ بابت (جولائی ۲۰۰۶ء) ہے اس کے مدیر خوشتر نورانی مدظلہ رئیس اعظم حضرت علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ کے نبیرہ محترم ہیں۔ انھوں نے اداریہ سیکولرائزیشن یا ہم بھی اسلامائزیشن کے عنوان سے لکھا ہے۔ اس کو حرف بحرف یہاں نقل کرنے کی گنجائش نہیں، ہاں ہم چند واقعات نہایت اختصار سے پیش کر دیے جاتے ہیں۔ اس کی ذیلی سرخی "مسلم دانشوروں اور علماء کی فکری مغلوبیت" اس کے تحت ایک واقعہ لکھتے ہیں۔

"اس وقت میرے پیش نظر ۱۳ مارچ ۲۰۰۶ء ہندی روزنامہ دینک جاگرن ہے۔ اس میں نمایاں طور پر گیان واپی مسجد کے امام اور مفتی بنارس مولانا عبدالباطن نعمانی کی تصویر چھپی ہے جو سنکٹ موچن مندر میں جا کر بتوں کے قدموں میں عقیدت سے کھڑے ہیں اور وہاں کے پجاری سے بتوں کا چڑھایا ہوا پرساد اور گنگا جل لے رہے ہیں۔ ہندوؤں کے ساتھ ان کی اس عقیدت و محبت کو اخبار نے دوستی اور امن کی مثال کہہ کر سراہا ہے۔

سیکولرزم اور رواداری کے نشے میں چور ہونے والے مسلمان شرعی اعتبار سے اس حرکت کی کیا توجیہ پیش کریں گے؟ اگر مفتی بنارس کا شرعی قلمدان اس محبت اور دوستی کا جواز پیش کرتا ہے تو پھر ان کے یہاں ایمان و کفر کا بیان کیا ہے؟ جس مسلک سے یہ تعلق رکھتے ہیں وہاں اولیائے کرام کی چوکھٹ پر حاضر ہوتے ہی عقیدہ توحید کا آئینہ دھندلا ہو جاتا ہے لیکن برسوں پہلے اسی عقیدہ توحید کے تحفظ ہی کے نام پر جنھوں نے اپنا رشتہ سواد اعظم سے توڑ کر نجد سے استوار کر لیا، حیرت ہے کہ مندر میں جا کر دن کے اجالے میں بتوں کے سامنے عقیدت و محبت کا خراج لٹانے کے بعد بھی ان کے عقیدہ توحید پر ضرب نہیں پڑتی

ع ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے"

وحید الدین خاں کی شقاوت: مولانا خوشتر نورانی آگے چل کر فرماتے ہیں۔

"یہ حقیقت مختلف جہت سے واضح ہو چکی ہے کہ پیغمبر اعظم ﷺ کی اہانت کسی عمل کا ردعمل نہیں بلکہ مذہبی عناد کا نتیجہ ہے لیکن کچھ ایسے بھی کلمہ گو ہیں جو مسلمانوں پر ظلم و بربریت، پیغمبر اعظم ﷺ کی اہانت اور اسلامی نظریات پر حملے کا ذمہ دار صرف اور صرف مسلمانوں کو ہی مانتے ہیں۔ "من کمہ گویان" میں ہندوستان میں سب سے پیش پیش مولانا وحید الدین خاں ہیں ------ یہ وہی اسلامی دعوت کے علمبردار ہیں جنھوں نے ۱۹۹۷ء میں یہ بیان جاری کیا تھا کہ مسلمان سرسوتی وندنا کے مخالف نہیں۔ اپنے نام نہاد دعوتی شعور کے یہ دعویدار ہندوؤں سے رواداری اور حسن سلوک میں اس قدر بڑھ گئے کہ سرسوتی کی مورتی کے آگے پوجا ارچنا بھی کی اور ٹیکا بھی لگوایا اور بندے ماترم (اے ماں میں تیرا بندہ ہوں) کے تعلق سے یہ بھی کہا کہ اس پر اعتراض واہیات اور لغو ہے۔"

ڈاکٹر اعجاز احمد کی اسلام سے بے وفائی: مولانا مزید فرماتے ہیں۔

"یونیفارم سول کوڈ کے مسئلے پر ماہر عمرانیات اور معروف سیاسی مبصر ڈاکٹر اعجاز احمد کچھ عرصہ قبل ٹائمز آف انڈیا دہلی کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

It can only be justified on the ground of legal universality , namely , the view that people living within a country should as far as possible be governed by a common law."

(یکساں سول کوڈ کے نفاذ کا جواز ہمہ گیر قانون کی بنیاد پر پیش کیا جا سکتا ہے۔ یعنی اس تناظر میں کہ جب لوگ ایک ہی ملک کے اندر رہ رہے ہیں تو ایک ہی قانون کے تحت ان پر حکمرانی بھی ہونی چاہیے)"

----- دوسرے لفظوں میں اکثریتی طبقے کی خوشنودی کے لئے وہ ہندوستان کی پارلیمنٹ کو یہ مشورہ دے رہے ہیں کہ دستور ہند سے وہ دفعات ختم کر دی جائیں جن میں اقلیتی طبقوں یا مسلمانوں کو مذہبی آزادی کے حقوق اور عائلی مسائل میں

مذہبی قوانین کی رعایتیں دی گئی ہیں۔ اگر ہندوستان میں ان جیسے مذہبی شعور سے عاری مسلمانوں کی تعداد اس پر پیدا ہونے والوں کا اضافہ ہو جائے تو پھر اس کے نتیجے خطرناک نتائج سامنے آئیں گے، اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

مسلم معاشرے پر فکری مغلوبیت: اس سلسلے میں مدیر محترم نے جو چند نمونے اپنے اداریہ میں پیش کئے ہیں ان میں سے صرف ایک ملاحظہ فرمائیں۔

صوبہ اڑیسہ کی راجدھانی بھونیشور میں مسلم مجلس کا ایک ... پچھلے ... سالوں سے عظیم ... گزر رہا ہے ... پوجا کے لئے مورتی کا اہتمام کرتے ہیں، پنڈال سجائے جاتے ہیں اور پنڈال کے اندر مورتی کے سامنے اور مورتی کے جلوس میں قرآن بھی پڑھتے ہیں۔ یہ خبر جیسے ہی میڈیا کو ملی، خوشی سے ان کی باچھیں کھل اٹھیں، ان لوگوں نے ہندو مسلم بھائی چارہ کی عظیم مثال کے طور پر اس کو پیش کیا اور بالواسطہ اسلامی تصلب کا تمسخر بھی اڑایا۔ اس وقت ۱۳ ستمبر ۲۰۰۵ء کا انگریزی اخبار MID DAY میرے سامنے ہے۔ اس میں پچھلے سال مسلمانوں کے ذریعے گنیش پوجا منائے جانے سے متعلق اس اخبار نے یہ سرخی لگائی کہ "Ganesh puja in a Mosque"

ملعون رشدی کی ناپاک کتاب: رشدی ملعون کی شیطانی آیات منظر عام پر آئی تو ہر مسلمان کی روح بے چین ہوئی۔ انگریزی کے معروف نقاد نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا Even as a novel " The satanic verses " is not readable

یعنی ایک ناول کی حیثیت سے بھی شیطانی آیات مطالعہ کے لائق نہیں لیکن افسوس ہے کہ جب دنیا میں سب سے پہلے راجیو گاندھی کی سرکار نے اس کتاب پر اس وقت ہندوستان میں پابندی عائد کی تو اس پابندی کے خلاف چیخنے والے کوئی اور نہیں، ہندو مسلم ہم آہنگی اور مذہبی مفاہمت کے تصور میں زندگی گزارنے والے تین کلمہ گو پروفیسر مشیر الحسن وائس چانسلر جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی، ڈاکٹر عابد رضا بیدار سابق ڈائرکٹر خدا بخش اورینٹل پبلک لائبریری پٹنہ اور مشہور ترقی پسند ادیب اور کمیونسٹ شاعر علی سردار جعفری ہی تھے۔

اداریے کا مضمون طویل ہے اور اس میں دنیا کے دوسرے خصوصاً مغربی ممالک میں آزادیٔ اظہار کے نام سے اسلام کی توہین کی جا رہی ہے، اس کی مثالیں بھی دی گئی ہیں۔ ہم نے ابتدا میں پاکستان کے قیام کی ضرورت پر اظہار خیال کیا تھا۔ قبلہ خورشید نورانی کے اس اداریے نے حرف حرف کی تصدیق کر دی ہے۔ مگر آئیے اب پھر پاکستان آ جائیں۔

قیام پاکستان کے بعد: اللہ جل مجدہ اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کے فضل و کرم، اکابر ملت کے تصرفات، اولیاء کرام کی توجہات حضرت علامہ محمد اقبال کی رہنمائی اور جناب قائد اعظم علیہم الرحمۃ کی مخلصانہ جدوجہد اور ملت اسلامیہ کے سچے فرزندوں کی کاوشوں سے آخر نظام اسلام کے نفاذ کے لئے ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو قیام پاکستان کا اعلان ہوا یہ محض اتفاق نہیں تھا کہ یہ مقدس رات ہمیشہ سے مقدس رمضان المبارک کی مقدس ترین رات ہے یعنی نزول قرآن پاک کی رات۔ یوں سمجھئے اللہ پاک نے اپنے حبیب پاک ﷺ کی پاک امت کو پاک کرنے والا پاک کلام پاک مہینے کی پاک ترین رات کو اتارا تھا۔ اسی پاک مہینے میں اسی محبوب ﷺ کی اسی (پاک امت) کو پاکستان جیسی سرزمین پاک سے نوازا تا کہ پاک وطن کی پاک ابتدا میں کوئی شک نہ رہے اور ناپاک قوم کی ناپاک فکر و نظر اور ناپاک تمدن و تہذیب اور ناپاک چالوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔

مگر افسوس اہل پاکستان کو قائد اعظم علیہ الرحمۃ کی وفات حسرت آیات کا صدمہ جلدی دیکھنا پڑ گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون اور ملت اپنے اس عظیم محسن کے سایہ قیادت سے محروم ہو گئی۔ وہ انقلابی رہنما جس نے بڑی جدوجہد سے دن رات ایک کر کے اسے گہرے خوابوں سے جگایا تھا تیز انگریزوں، ہندوؤں منافقوں اور غداروں کے پنجے سے اسے چھڑایا تھا وہ آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔ اب عموماً ایسے لوگ حکومت پر قابض ہونے لگے جنھوں نے عملاً تحریک میں حصہ بھی شاید نہیں لیا تھا، اسلام یا مسلمانوں کی فلاح و بہبود سے خاص کوئی دلچسپی بھی نہیں رکھتے تھے۔ حضرت حکیم الامت کے عقیدت مند اور حضرت قائد اعظم کے دیرینہ مخلص ساتھی بھی اس دنیائے شش جہت سے روپوش ہونے شروع ہو گئے اور بعد میں وہی صورت حال ہو گئی۔

زاغوں کے تصرف میں ہیں شاہیں کے نشیمن

حکمران بننے والے پاکستان کی بجائے ذاتی مفادات تک محدود ہو گئے۔ پھر جمہوریت اور مارشل لا میں آنکھ مچولی شروع ہو گئی۔ حق یہ ہے کہ دونوں گروہوں نے وطن عزیز کے ساتھ عموماً بے وفائی کی۔ اکثر اپنے مستقبل کی فکر میں گرویدہ رہے اور عموماً پاکستان کو کمزور سے کمزور تر، یہاں

کے غریبوں کو غریب سے غریب تر اور امیروں کو امیر سے امیر تر بناتے رہے۔ خدائے بزرگ و برتر کا خوف، رسول کریم علیہ التحیۃ والثنا کا عشق، قوم کی خدمت کا جذبہ بالکل ایسی چیزیں حاکموں کے دل سے غائب ہو گئیں تا آنکہ موجودہ حکمران ملک پر مسلط ہو گئے۔ انصاف سے تجزیہ کیا جائے تو پاکستان کے تمام سابقہ حکمرانوں سے موجودہ حکمران بدتر ہیں اور نااہل تر۔ یہی نہیں کہ غیرت و حمیت سے کورے ہیں بلکہ حق یہ ہے غیرت و حمیت کے قاتل ہیں۔ سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں اور دوسرے سرکاری اداروں میں غرض جہاں دیکھو شرم و حیا قصہ پارینہ بنتی جا رہی ہے۔ حق یہ ہے کہ ہم تو ناول کے ہیرو پر لوٹتے مگر بعد میں دیکھا تو غلط فہمی دور ہو گئی اور معلوم ہوا کہ جسے ہم ہیرو سمجھتے تھے وہ تو ہیرو نہیں ہیر ہے۔ ایکٹنگ میں کی نہیں کہتے ہیں ہیرو کا ایک مضبوط کریکٹر تھا۔ یہ ہیرو نہ ہیر بھی نہیں۔ بہر حال ہم کچھ اور سمجھتے تھے نکل کچھ اور آیا۔ پرانے غالب کا ایک پرانا شعر آپ نے تو پڑھا ہو گا۔

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

اب اس کے بجائے جدید شاعر کا جدید شعر ملاحظہ ہو

ہم کو ان سے 'حیا' کی تھی امید جو نہیں جانتے حیا کیا ہے

پہلے عام حکمران کچھ ایسے تھے کہ گویا ملک ہونا نہیں چاہتے تھے مگر لوٹ رہے تھے تاکہ ان کی حکومت کی کچھ نہ کچھ برکات عمر بھر بھی حاصل رہیں۔ اس کے برعکس اب یوں لگتا ہے جیسے موجودہ حکمران ملک ... نا ہی چاہتے ہیں۔ یہی ان کا نظریہ ہے۔ یہی ان کا مقصد حیات ہے، یہی ان کے فکر و تدبر کا محور ہے۔ جھوٹ اس اعتماد سے بولتے ہیں کہ خود جھوٹ شرما جاتا ہے مگر انہیں شرم نہیں آتی۔ اور شرم کیوں نہیں آتی اس لئے کہ شرم ان کے ہاں موجود ہی نہیں۔ رہ گیا یہ کہ شرم موجود کیوں نہیں، اس لئے کہ شرم و حیا کا ایمان کے ساتھ تعلق ہے۔ ایمان نہ ہو تو شرم و حیا کہاں سے آئے اور ایمان کیوں نہیں، اس لئے کہ ایمان کے یہ دشمن ہیں۔ ایمان سے دشمنی کیوں؟ اس لئے کہ یہ بدکاری سے روکتا ہے۔ شراب پینے نہیں دیتا۔ حلال و حرام کی تمیز سکھاتا ہے۔ تو بدتمیزوں کو ایمان کیوں اچھا لگے۔

ہاں ہاں ایمان کے بارے یہ حکمران بڑے نازک طبع واقع ہوئے ہیں۔ جہاں سے انہیں ایمان کی بو آئے۔ یہ 'الرجک' ہو جاتے ہیں۔ 'طالبان' میں انہیں ایمان کا خطرہ محسوس ہوا، یہ اپنے قبلہ و کعبہ حضرت بش علیہ ما علیہ کی رضا کے لئے ان کے خلاف ہو گئے۔ 'بش' کو عراق میں اہل ایمان نظر آئے، ہمارے حکمران پھر اپنے بش کے بغل بوس، اور کیا جانتے ہو بش کون ہے۔ نام تو بش ہے اور پھر دیکھو نام شیطان۔ ظاہر ہے بش کا آخری حرف 'شیطان' کا پہلا حرف ہے (یعنی 'ش') گویا جہاں بش کی انتہا، وہاں شیطان کی ابتدا۔ لبنان میں حزب اللہ ہے تو اس کے مخالف وہی گروہ ہے جسے قرآن پاک نے حزب الشیطن فرمایا ہے تو ہمارے حکمرانوں کو ڈر ہے تو خدا کا نہیں۔ شیطان کا ہے۔ قاتل، دہشت گرد، افراتفری پھیلانے والے شیطان ہی تو ہوتے ہیں یعنی اس بڑے ملعون شیطان کے چیلے چانٹے۔ ہمارے حکمران ساری حزب الشیطن کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، یہی وجہ ہے مہینے سے زیادہ گزر گیا۔ افسوس نشتر پارک کے 'شیطانوں' کو کچھ نہیں کہا کیونکہ یہ ان کی عقیدت کا مسئلہ ہے۔

ایک سیاسی غزل ملاحظہ فرمائیں:

ڈانس لیڈیز سے کرتے ہیں وزیر صحت
جانے کس درجہ کے ایکٹر ہوں جناب شوکت

ناچ لو، کود لو، کھاؤ پیو جو جی چاہے
کہ تمہارے ہی لئے دنیا ہے باغِ جنت

اپنے دفتر کو بنا لو کوئی کنجر خانہ
فائدہ خوب اٹھا لو جو ملی ہے مہلت

بار بردار ہو تم وزر وزارت کے سبب
قوم کا تم کو نہ احساس ہو پھر کیا حیرت

کہتا ہے کسریٰ پرویز کا قصہ اب تک
جو ہے پرویز لے دیں سے ہے خاصی نفرت

دیکھو تو اپنے مشرف کے شرف کا معیار
کیوں کرے راج وہ جس میں ہے ذرا سی غیرت

اس لئے کہتے ہیں پرویز مشرف ان کو
حضرت بش سے ملا ان کو ہے شرف بیعت

بڑے پرویز کے ساتھ ایک ہے چھوٹا پرویز
ہندوؤں سکھوں کی محبوب ہے ان کی سنگت

میرے مولا اسے شیطان کے پیاروں سے بچا
تجھ کو پیاری ہے اگر تیرے نبی کی امت

یہ دعا آسی کی پہنچے گی بدرگاہ قبول
نقش لاثانی جو آمین کی بخشیں عزت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام اور شیطان کے سپوت

تحریر: محمد حسنین آسی

قسط: 22

روزنامہ نوائے وقت کی اشاعت (سوموار ۱۳ فروری ۲۰۰۶ء) کے مطابق ... ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے
"تہذیبوں کی جنگ شروع ہو چکی ہے" ... [illegible]
دیکھیں کہ شیطان کے سپوت اسلام کے خلاف کیا کیا کر رہے ہیں اور ہماری بے حسی کس حد تک پہنچ گئی ہے۔

اب تو [illegible] یونیورسٹی کی تعلیم یافتہ ... اور مغربی نظریات رکھنے والے ... بھی یقین ہو گیا ہے کہ تہذیبوں کی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ اسے یہ حق لیکچر کی وقت حاصل ہوا جب اس نے یورک پوسٹ میں ابو مصعب الزرقاوی کے حسد خاکی کی سمت سے ایک انتہائی توہین آمیز اور گستاخانہ کارٹون دیکھا۔ یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں بلکہ تاریخ کا یہ دھارا (watershed) ہے جہاں دو تہذیبوں کے راستے الگ ہو رہے ہیں۔ کیا یہ مغربی تہذیب کے لئے المیہ نہیں کہ اس کی اپنی گود میں نشوونما پانے والے امراء کے بچے اس کے دشمن بن کے ابھر رہے ہیں؟

بہر حال تہذیبوں کی جنگ ہی مغرب کا ہدف ہے۔ تہذیبوں کے تصادم کے مبلغ سیموئیل ہنٹنگٹن (Samual Huntington) نے حال میں ایک نئی کتاب لکھی ہے جس کا عنوان ہے "ہم کون ہیں؟" (Who are we?) اور باتیں جو موصوف پہلے دبی زبان میں کہتے تھے اب انہوں نے کھل کر کہی ہیں۔ اس کتاب میں وہ رقمطراز ہیں

۱۔ امریکی (مغربی) معاشرہ بکھر رہا ہے۔ اس کو یکجا رکھنے کیلئے ہمیں ایک دشمن کی ضرورت ہے اور وہ صرف اور صرف اسلام ہے

۲۔ دنیا کی دوسری ابھرتی ہوئی طاقتوں، چین اور ہندوستان سے ہمیں کوئی یہ خطرہ نہیں جسے ہم کنٹرول نہ کر سکیں۔ خطرہ صرف اسلام سے ہے

۳۔ مغرب کو چاہئے کہ اب جبکہ اسلام کمزور ہے اس کو ملیا میٹ کر دے اور اس کو مزید پنپنے کا موقع نہ دے۔

۴۔ کئی مسلمان مفکر یہ دعویٰ کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں کہ اسلام ریاست (State) ہے جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ اسلام ریاست سے بالاتر ہے۔ کیونکہ کسی ریاست کے ختم ہونے سے اسلام ختم نہیں ہو جاتا اور پھر ابھرنے کیلئے زندہ رہتا ہے۔ اس وقت صرف دو ملک سعودی عرب اور ایران ایسے ہیں جن میں اسلام اور ریاست ہم معنی ہیں۔

۵۔ ان حالات کے پیش نظر ہمیں ایسی حکمت عملی تعمیر کرنی چاہئے جس سے اسلام اور اسلامی ریاست دونوں بیک وقت منہدم ہو جائیں۔ یعنی نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

۶۔ اس مقصد کو پانے کیلئے بہترین حکمت عملی یہ ہو سکتی ہے کہ ہم اسلامی ریاست کے توسط سے ہی اسلام کو کمزور و ناتواں کر دیں۔

۷۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اسلامی ریاستوں کو جدیدیت کے خوشنما نعروں کے ذریعے ایسے پروگراموں پر عمل پیرا کرائیں جو اسلام کی جڑیں اکھیڑنے میں مددگار ہوں۔

[illegible]

... اور کیا ہوگا؟ داو حکومت اسلامی جمہوریہ پاکستان زندہ باد ... [illegible]

... حقیقت ... کی مناسبت سے قائم ہونے والی ... [illegible]

... تعلیم میں مصروف عمل ہیں ... [illegible]

... کی داستان دہرائی جائے گی ... [illegible]

... ایک عقیدے ایک تہذیب ... [illegible]

[illegible]

... اس کے بالکل برعکس ہے ... [illegible]

... سے توبہ کرکے راہ حق پر آجاتے اور سچے دل سے ... [illegible]

... کتنے ظلم کی بات ہے کہ ... [illegible]

ہیں اور جس دہشت گرد ... [illegible]

[illegible]

[illegible] ... اور اس کا اصل وصف ہے ... [illegible]

[illegible]

السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(... اے نبی ... آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکات ہوں)

[illegible]

تلک الایام نداولہا بین الناس (آل عمران ۱۴۰)

ترجمہ: یہ ... ہیں جن میں ہم نے لوگوں کے لئے باریاں رکھی ہیں

اس وقت ہماری حالت بھی بہت پتلی ہے مگر انشاء اللہ ... [illegible] ... شافع یوم النشور ﷺ کی ذات مقدس اس امت کو ... خصوصی رحمت و عنایت سے

بالمؤمنین رؤف رحیم (التوبہ)

ترجمہ: مومنوں کے ساتھ بڑی مہربانی فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا

کے مصداق متوجہ ہو رہی ہے۔

بھی

دلیل صبح روشن ہے ستاروں کی تنک تابی
افق سے آفتاب ابھرا، گیا دور گراں خوابی (حضرت اقبال)

پاکستان ہی نہیں تمام عالم اسلام بیدار ہو رہا ہے اور اگرچہ بظاہر اس وقت بعض لوگوں کی نظر میں حالات بڑے مایوس کن ہیں مگر انشاء اللہ یہ صورت حال یونہی نہیں رہے گی۔ شیطان کے پیروکار راہ حق پر ... رہے مگر اس کا نتیجہ ان کے حق میں وہی ہوگا جو مردود فرعون کا ہوا

تو نے دیکھا سطوت رفتار دریا کا عروج
موج مضطر کس طرح بنتی ہے اب زنجیر دیکھ

اور

مسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار
ہر زماں پیش نظر لا یخلف المیعاد دار (حضرت اقبال)

اتحاد ملت کی ضرورت

قسط: 42

تحریر: محمد حسین

[illegible]

[illegible]

أَنُّوْ عَلَوِيْ عَنْ دِكْرِ [illegible]

ترجمہ [illegible]

خاتم النبیین کا جدید ترجمہ [illegible]

[illegible] چور پکڑنے والے کو برا بھلا کہے [illegible] اس چور کو پکڑ لیتا ہے تو چوری کی بجائے جب جرم تحقیق [illegible]

[illegible] اس کے مطابق اس پر ویسا ہی حکم بھی [illegible]

[illegible] جس کا مقصود حاتمیت کا یہ خود ساختہ مفہوم سمجھانا تھا جو اس سے پہلے کسی نے نہیں سمجھا تھا۔ [illegible] (اور یہ سنہ ۱۸۵۷ء سے پہلے کی بات ہے) تو انھوں نے بکمال شفقت و مہربانی عربی سکھانے کے لیے عربک کالج بھی کھولا۔ جو طلبہ دہلی اور یہاں سرکاری مدارس میں داخلہ لیتے تھے، انھیں وہ سہولتیں نہیں تھیں جو عربک کالج کے منتخبین کو حاصل تھیں۔ وہ شخص جو انگریزوں کی اسلام دشمنی سے آگاہ ہے آسانی سے سمجھ سکتا ہے کہ انگریزوں کو عربی پڑھنے پڑھانے سے کیا دلچسپی ہو سکتی ہے سوائے اس کے کہ اپنی مرضی کے مفتی تیار کرے جو ضرورت کے وقت فتووں کی روشنی میں مسلمانوں کو انگریزوں کی اطاعت پر قائل کر سکیں۔ چنانچہ انھوں نے بڑی محنت سے عقائد و اعمال اسلامیہ میں ترمیم کرنے کے لیے مولویت کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا۔ اس کام کا نگران دہلی کالج کا گویا وائس پرنسپل نام مولوی مملوک علی نانوتوی تھا۔ نہ جانے اس کی تربیت سے کس کس نے فیض پایا اور کون کون انگریز رسیدہ ہوا تاہم دو شخصیتوں کا نام بہت معروف ہے۔

رحمۃ للعلمین کی تخصیص سے بغاوت: ایک یعنی قاسم نانوتوی اور دوسرا رشید احمد گنگوہی۔ ایک نے ختم نبوت کے معانی میں تحریف کی اور دوسرے نے رحمۃ للعلمین کا لقب ہر مسلمان کو کہنا جائز قرار دیا۔ اب حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کا خاتم النبیین ہونا بھی خاصہ ہے اور رحمۃ للعلمین بھی۔ ایک نے ایک کے خلاف بغاوت کی (درحقیقت اپنے اسی کتابچے میں تسلیم کیا کہ خاتم النبیین کا یہ مفہوم اس سے پہلے کسی اور کو نہیں سوجھا) اور

[illegible]

تو یہ تو ہے [illegible] یہ بندوں اور عالم سے خالی ہے

قاسم نانوتوی سے مولوی احسن نانوتوی نے جو تربیت [illegible] کی تھی، [illegible] اس کا حق [illegible]

[illegible] مصطفیٰ کی توہین کا ارتکاب [illegible]

[illegible] حضور کی تعلیمات کو ترک کر کے [illegible] مقصود ہوتا ہے [illegible]

[illegible] عظمت و محبت دل سے نکال دی جائے۔ گویا دیوبند میں جو [illegible] فرق [illegible]

[illegible] مرتبہ معمول بھی دونوں کی ایک تھی [illegible] خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین کی تشریح میں [illegible] دیوبند [illegible]

محمد بن عبدالوہاب کی نسبت قاسم نانوتوی رشید گنگوہی اور ان کے وہابی ساتھی زیادہ ذہین تھے۔ لہذا اپنی ذہانت سے جو جیسے [illegible]

[illegible] مثال کے طور پر میں نے ان کے دو عقیدے پیش کیے ہیں، اگر تفصیل سے تجزیہ کیا جائے تو [illegible]

[illegible] جو اللہ کے غضب اور حضور رسول اللہ سید عالم رحمۃ للعالمین ﷺ کی دل آزاری کا سبب [illegible] کرتا ہے۔

کلمہ شریف اور درود شریف میں تبدیلی دیکھیے اشرف علی تھانوی جس نے اپنے مرید کی حوصلہ افزائی اس وقت کی جب اس نے خواب میں کلمہ پڑھا تو (معاذ اللہ) لا الٰہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ [illegible] اور بیداری میں [illegible] اللھم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کہہ کر پڑھا [illegible] اس قسم کا کلمہ اور درود کفر و بے دینی نہیں تو کیا ہے۔ اب اگر کوئی کفر و بے دینی کے مجرم کو حکیم الامت یا جامع المجدد دین کہتا ہے تو ظاہر ہے یہ امت امت مصطفیٰ نہیں ہو سکتی (بلکہ یہ وہ امت ہے جو دیوبند کے ریڈر [illegible] میں پروان چڑھی ہے اور جامع المجدد دین ہے تو بھی دین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا نہیں بلکہ ایسے دین کا ہے جو قاسم و رشید کے نہاں خانہ فکر سے برآمد ہوا ہے)

یہ کتابیں نایاب نہیں بلکہ آج بھی چھپ رہی ہیں اور آج بھی انہیں کھلی آنکھوں سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اس کے باوجود کوئی منصف مزاج رحمن [illegible] امت کا داعی [illegible] مصنفین کو برا کہتا ہے نہ ناشرین کو، بلکہ چوری پکڑنے والوں کے خلاف شور مچاتا ہے تو ظاہر ہے خدا سے ڈرنے والا کسی کی [illegible] سے نہیں ڈرتا اور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ سے اپنے منسلک ہونے کی نسبت سمجھنے والا اس معیار کی قصیدہ خوانی نہیں کرتا۔

[illegible]

... اپنے مشرک دانجمن آقاؤں کے حضور ... [illegible]

توانائیاں دشمنی کی توانائیوں ... [illegible]

گلہ جفائے وفا نما کہ حرم کو اہل حرم سے ہے [illegible]

[illegible]

... سے شروع ہوئے تھے۔ انہیں بدعت کہا گیا۔

[illegible] ... چنانچہ ... ایک مکان میں گھس ... [illegible] ... پوچھتا تھا کہ لوگوں نے یہ تو میرا مکان ہے ... اسی طرح احمد اللہ سنت پر ... [illegible] ... انہیں مدعی کہنا شروع کر دیا اور خود سنت کے ٹھیکیدار بن گئے۔ حالانکہ 'سنت' کی روح تو حضور ﷺ کو مالک و مختار ماننا ہے۔ یعنی اللہ کے پیارے حبیب مختار ہیں، جو سنت چاہیں، قائم کریں، جہان والا میں جہاں سے۔

اب جو شخص حضور پر نور ﷺ کو مالک و مختار نہیں سمجھتا سنت کا کیا ملتا ہے۔ ٹھیک فرمایا امام اجل عارف باللہ سیدی سہل بن عبد اللہ تستری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مَنْ لَمْ يَرَ وِلَايَةَ الرَّسُولِ عَلَيْهِ فِي جَمِيعِ أَحْوَالِهِ وَلَمْ يَرَ نَفْسَهُ فِي مِلْكِهِ لَا يَذُوقُ حَلَاوَةَ سُنَّتِهِ (شفا شریف

مواہب لدنیہ، زرقانی)

ترجمہ: جو ہر حال میں نبی ﷺ کو اپنا والی اور اپنے آپ کو حضور ﷺ کی ملک نہ جانے وہ سنت نبی ﷺ کی حلاوت سے بے خبر

[illegible]

[illegible] ثابت کرنا چاہتا ہے کہ ایک ملک میں رہنے والے سب ایک ہی قوم کے فرد ہوتے ہیں۔ دوسری طرف محمد علی جناح [illegible] حضرت اقبال [illegible] فکر کی روشنی میں دیو بندی اس وطن پرستی سے سخت نالاں تھے اور اسے [illegible] متحدہ قومیت کے خلاف سمجھتے تھے۔ [illegible] کا ساتھ دیا اور کانگرس [illegible] مسلمانوں کا مقابلہ [illegible] چند علماء دیو بند جو حضور پاک ﷺ [illegible] تھے [illegible] سے محفوظ رہے اور انہوں نے قائد اعظم کا ساتھ دیا [illegible])۔ حضرت علامہ اقبال نے [illegible] کا اظہار کرتے ہوئے حسین احمد ٹانڈوی [illegible] مدنی کے خلاف [illegible] سے احتجاج کیا

[illegible]

ترجمہ: حق کو فریب دیتے [illegible] وہ شیخ جو خود [illegible] ہے۔

(کفر سے) عقیدت اور (ایمان سے) نفرت کا حال یہاں تک پہنچ گیا کہ گاندھی کو مسجد میں [illegible] منبر پر بٹھایا جانے لگا [illegible] تک بھی کیا گیا۔ فرمانبرداری کی تکمیل کرتے ہوئے گاندھی کے ساتھ بت کے آگے سجدہ ریز بھی ہوگئے [illegible] خلاف فتویٰ بھی داغ دیا

اس کے برعکس قائد اعظم کو معاذ اللہ ان گاندھی پرستوں نے کافر اعظم [illegible] اور ان پر طرح طرح کے بے بنیاد الزامات لگائے، پاکستان [illegible]

[illegible]

[illegible] حدیث

[illegible] تھی اس کے قائلین تو وہابی و اہل حدیث ہوا کرتے تھے [illegible]

[illegible] کہ اس تکلیف دہ زمانے میں سب مسلمان الگ الگ

[illegible]

[illegible]

[illegible] جیسا کہ حاضر و ہر جمعہ اور ... [illegible]

[illegible]

[illegible] میں بھی جماعت اہل حدیث کی تائید حاصل تھی۔ لہذا امام خیال یہ تھا کہ

[illegible] (نقش حیات ص ۲۹۱، ص ۲۶۳ حاشیہ)

[illegible] تو مسلمانوں کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] تو پھر کیا ہے کہنا چاہیے۔

[illegible] حقیقت [illegible]

[illegible] جماعت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]	گر میں باوجود ان کے مسلماں ہو نہیں سکتا
[illegible] ﷺ	خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

[illegible] کے بارے میں قرآن حکیم کا فیصلہ سن لیجیے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا آبَاءَكُمْ وَإِخْوَانَكُمْ أَوْلِيَاءَ إِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْإِيمَانِ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُم
مِّنكُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ○ ([illegible])

[illegible] کفر کو ایمان پر پسند کریں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی
کرے گا تو وہی ظالم ہیں۔

کتنا واضح حکم ہے اگر علمائے دیوبند کے [illegible] قرآن کریم کے اس واضح ارشاد پر بھی عمل کرنے کی توفیق نہیں ہوتی اور [illegible]
[illegible] ترجیح دی۔ یقیناً کسی کی طرف سے ایسے جرم کا ارتکاب خدا اجل [illegible]

[illegible]

جو بت ... قسمین ... ہے جس کی ... [illegible]

[illegible] ... اور صرف اللہ ... ذات ... صرف ... [illegible]

... متعلق ایک پوری ... بت پرست مشرکین ... [illegible]

حق ہے۔ تیسری طرف توسل اور استمداد ... روحانی ... خوشامد ... کی وہ سب معاملات ...

... کے درمیان ہوتے ہیں ان بزرگوں سے متعلق ہو گئے ... قائم ہو گئی ...

مشرکین ... سے تعلق رکھتے ...

تمام امور ... ہیں ... صرف ... اللہ ...

ہیں دریا میں غوث، قطب، ابدال ... ولی اللہ ... کے پردوں میں چھپتے ہیں"۔ (تجدید و احیائے دین)

دیکھئے کو بڑی خوبصورت عبارت ہے مگر شاہ صاحب ... کے سوا باقی سب عبارت کا تعلق اہل سنت وجماعت کے ساتھ ہے۔ مولانا نے بڑے خوبصورت انداز میں کی ایک ... فرمایا ... کر کے ... معمولات تھے۔ اگرچہ دور الرف میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ کے نام سے بعض کتابیں تصنیف بھی ہوئیں اور ... میں صرف ... پر کتنا ... گیا مگر اس کے باوجود حقیقت حال تک پہنچنا زیادہ دشوار نہیں۔ ان کی کتاب ... العارفین، انتباہ، ... اور قصیدہ اطیب ... دیکھی جائے تو معلوم ہو جاتا ہے کہ مودودی کے فتوے کا رخ شاہ صاحب کی طرف بھی ہے۔ کتنی تکلیف دہ یہ بات ہے کہ اللہ کے محبوبوں سے سچی محبت اور تعظیم بھی برداشت نہیں کی جا رہی اور محض اسی محبت و تعظیم کے ڈنڈے شرک سے ملائے جا رہے ہیں۔ ستم ظریفی ہے کہ انبیاء، بندگان خدا اور کرامات و تصرفات کی بنیاد قرآن کے نظریہ خلافت پر رکھی جائے بلکہ نہیں بت پرست مشرکین کی مشابہت سے تشبیہ دی جائے۔ مضمون لمبا ہوتا جا رہا ہے، اگر خدا کو منظور ہوا تو کسی اگلی نشست میں مودودی کے نظریہ توحید و شرک پر تفصیل سے بات کی جائے گی۔ یہاں انصاف پسند قارئین و ناظرین سے یہ گزارش ضرور کروں گا کہ میں مودودی پر تنقید کروں اور اسے بے دین قرار دیا جائے، آخر مودودی تمام ... اصفیاء اور تمام فقہا، محدثین پر کیچڑ اچھالے اور ان کے عقائد و نظریات کو مشرکانہ قرار دے کر اسے بت پرستوں کی ... قرار دے تو دوستوں کو تکلیف کیوں نہیں ہوتی۔ شاید کوئی یہ خیال کرے ... مقدس ... بندوں کو ... نہیں دے رہے، بلکہ ان کی ... معاشرے میں رائج ... ہیں یہ بات بھی غلط ہے۔ اس لئے کہ جن عقائد کی بنا پر انہیں کوسا جا رہا ہے، اکثر و بیشتر اکابر فقہا و محدثین اور مجددین کی تحریروں میں موجود ہیں۔ دور کیوں جائیں صرف شاہ ولی اللہ علیہ الرحمہ کی تین کتابیں ہی دیکھ لیں۔ حضرت سیدنا مجدد الف ثانی اور شیخ محقق شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کی کتابوں کا مطالعہ کر لیجئے۔ ان سے پہلے حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی کے ملفوظات فوائد الفواد، حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی، ان کے مرشد حضرت خواجہ غریب نواز اور پھر خصوصاً ان کے شیخ فیض حضرت داتا گنج بخش رضی اللہ عنہم کی کتابیں ملاحظہ فرمائیے، آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ مودودی کا راستہ ان سب قدسیوں کے راستے سے جداگانہ ہے۔ اگر کسی کو اپنے علم و فضل

[illegible]

[illegible] زبردست احتجاج کی صورت اختیار کر لی [illegible] منہاج القرآن کے متعلقین [illegible] کے خلاف ہو گئے۔

[illegible] میں پروفیسر صاحب نے عیسائی پادریوں [illegible] کرسمس منانے کے لیے ایک تقریب کا انعقاد کیا۔ [illegible] تصدیق کرتی ہے [illegible] جیسے عیسائی تقریب کے میزبان ہیں اور پروفیسر صاحب مہمان [illegible] شائع کرائی مگر [illegible] کے منہاجی حیلوں نے سر آسمان پر اٹھا لیا [illegible] (تصرف ناقل ہے)

[illegible] چند صفحے کا ایک کتابچہ شائع کیا جس میں اس کے مطابق پروفیسر صاحب کی اصل تقریر تھی، میں چاہتا ہوں پہلے [illegible] ملاحظہ فرمائیں۔ پھر اس پر مختصر سا تبصرہ ہو گا۔

خطاب کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

[illegible] کی یہ تقریر جو کرسمس کے Celebration کے جلسے میں تحریک منہاج القرآن کی طرف سے اور مسلم [illegible] کی طرف سے منعقد ہوئے۔ جس میں ہمارے مسیحی بھائی ان کے موقر اور محترم

[illegible]

[illegible] کے صدر شہباز بھٹی سے [illegible]

[illegible] اقلیتوں کو [illegible] میں ہے۔ [illegible]

[illegible] مقصد اسلام دشمن قوتوں کو خوش کرنا اور [illegible]

[illegible]

[illegible] 2 اگست 1995ء [illegible] پاکستان سے [illegible] کرنے کا [illegible] کرتے

[illegible] نکاح، حدود آرڈیننس، توہین قرآن، C295 اور قانون شہادت

[illegible] اقلیتوں کے سر پر لٹکتی تلوار ہیں، اور اقلیتوں کا سراسر

[illegible] کرنے کا بھی [illegible] اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ آئندہ اسلامی

[illegible]

[illegible]

[illegible] کے بارے میں اپنا موقف واضح کرتے ہوئے کہا کہ

[illegible]

ایک اور اقتباس ملاحظہ ہو۔

15 مارچ 2001 کو پاکستان عوامی تحریک [illegible]

[illegible] غیرہ کی ضرورت کو ظاہر الیا اور پورا کرے کس قدر [illegible]

[illegible] بھی نا [illegible] کسی نے [illegible]

[illegible] دیکھا اور کسی نے معاذ اللہ پل صراط سے گرتے [illegible]

[illegible] خواب کا دوسرا حصہ اگر چہ یہ بھی بہت طویل ہے [illegible]

[illegible] دینی جماعتوں اور علماء کی دعوت پر پاکستان آیا [illegible]

[illegible] آنے کی دعوت دی تھی اور میں اب اہل پاکستان سے نالاں [illegible]

[illegible] قدر نہیں کی، کوئی اہتمام [illegible]

[illegible] پاکستان چھوڑ کر واپس جا رہا ہوں [illegible]

[illegible] فیصلہ کر چکا ہوں انہوں نے مجھے بڑا دکھ دیا ہے [illegible]

[illegible] چہرہ مبارک ذرا خفا ہوتا ہے اور کہتے ہیں

[illegible] ﷺ کی حیثیت مقدسہ میں کچھ پیدا آتا ہے [illegible]

[illegible] وہ اس کی صرف ایک شرط ہے [illegible]

[illegible] شرط کیا ہے، جو کچھ ہو سکا ہم کریں گے آپ ﷺ فرماتے ہیں "طاہر

[illegible]

[illegible] شرط یہ ہے کہ تم مجھ سے وعدہ کرو، میری

[illegible] تو جوڑتا ہوں اور عرض کرتا ہوں کہ "حضور ﷺ میں نے

[illegible] ﷺ فرماتے ہیں کہ "طاہر تم نے وعدہ کیا تو میں بھی

[illegible]

[illegible] مجھے [illegible] تفصیل نہیں

معلوم [illegible] حضور مجھے مشورت کیلئے [illegible]

[illegible] پھر فرماتے ہیں [illegible]

[illegible] تمہارے سپرد ہوگا پاکستان میں جہاں کہیں آؤں گا،

[illegible] جانا ہوگا، تو مدینہ کا ٹکٹ بھی تم کرو گے یہ

[illegible] فرماتے ہیں کہ میرا وعدہ ہے کہ میں ساتھ

[illegible] میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ تمہارے

[illegible] وعدہ کر دیا ہوا ہے سفر تمہای کیوں نہ کرنا پڑے تو اس سے

کیسے بچ سکتے ہیں [illegible] کیا یہ سب کچھ اس امر کی طرف اشارہ

نہیں [illegible] بعد حضور ﷺ نے اپنی

میزبانی [illegible] اس میزبانی سے اسلام کا خاذ مرا نہیں ہے

[illegible] اسلامی انقلاب کیلئے نہیں لگاتے تو ہمارا

ایمان [illegible] ﷺ [illegible]

[illegible] کے باقی ارکان کے مشورے کو ضروری سمجھتا ہے جسے

[illegible] اللہ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کی

محبت [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اب ہم آخر میں بتانا چاہتے ہیں [illegible]

دعوت دیتا ہوں [illegible]

ان سے اسلام ہے ، اطاعت سے
وہ دل و جاں کا ہیں سکون و قرار
ان سے جو بھی بچھڑا، خدا سے بچھڑا

نقش

جس نے مجھ کو یہ معرفت بخشی

[redacted]

توحید اور محبوبانِ خدا کے کمالات

قسط: 65

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۝

مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۝

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝

اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝

ذُوْ مِرَّةٍ فَاسْتَوٰى ۝

وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے

وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے

طاقتور نے پھر اس جلوے نے قصد فرمایا

منیت میں ہوتے ہوئے بحران میں اپنی خواہش نہیں چھوڑ اپنی خو

مانتے ہیں تو اسے تسلیم کرنے میں کیوں ہچکچاہٹ ہے

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا　　چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام

کے مادہ سیج کا ذکر ہے اور وجہ یہ کہ آپ کو شدید القویٰ (سخت قوتوں والے)

حدیث قدسی کہا جاتا ہے

قدرت میرے دونوں

[illegible]

پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا [illegible]

یعنی حضور محمد مصطفیٰ ﷺ نور الٰہی سے قریب [illegible]

[illegible] میں ہے۔

وَدَنَا الْجَبَّارُ رَبُّ الْعِزَّةِ فَتَدَلّٰى [illegible]

ترجمہ: اور جب رب العزۃ قریب ہوا پھر اس نے زبان [illegible]

[illegible]

[illegible]

دَنَا بِخَيْرِ الْبَرِيَّةِ اُدْنُ يَا مُحَمَّدُ، اُدْنُ يَا اَحْمَدُ [illegible]

ترجمہ: قریب آئے بہترین کائنات، قریب آئے [illegible]

بڑھا اے محمد، قریں ہو احمد، قریب آ [illegible]

قاب قوسین دو ہاتھ کا فاصلہ [illegible]

او ادنیٰ بلکہ اس سے بھی [illegible]

قریب [illegible] حقیقی قرب [illegible]

[illegible] کہ دو کمانوں یا دو ہاتھوں تک پہنچ گیا۔ صوفیا فرماتے ہیں [illegible]

[illegible]

[illegible] التحیات [illegible]

غزالی زماں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"قاب مقدار کو کہتے ہیں۔ قوس [illegible]

قرب [illegible]

[illegible] دوسرے کی جنگ اور ایک کی صلح دوسرے کی صلح متصور [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن پاک نے ان کی رسالت کے منصبی مقاصد [illegible]

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا [illegible]

[illegible] (گواہی دینے والا [illegible] مشاہدہ کرنے والا) اور خوشخبری دینے [illegible]

[illegible] کا تصور ہی جب مشاہدہ [illegible]

عالم الغیب نے ہر غیب سے آگاہ کیا
[illegible] کی تاریکی میں

صدقے اس شان کی بینائی، شنوائی کے
کان میں سمع کے اور آنکھ میں بینائی کے

[illegible] عالم نثار دیکھا تو اسے دیکھا جس نے دیکھنے

[illegible]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔

اتعجبون ان تکون الخلۃ لابراہیم والکلام لموسیٰ والرؤیۃ لمحمد [illegible]

[illegible] (دیدار) حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لئے

[illegible] تجلی [illegible] محبوبیت بھی [illegible] چشم قلب [illegible] بھی۔

آیت نمبر ۱۳ میں مزید وضاحت [illegible] عقل و شعور [illegible] محبوب علیہ التحیۃ والثناء نے [illegible] بعض مفسرین کے نزدیک [illegible] دیکھنے تک ہی محدود نہیں [illegible]

قصر دنیٰ تک کس کی رسائی
[illegible]

بات یوں ہوئی کہ دیدار باری کے دوران امت پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں واپسی میں چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان کے عرض کرنے پر حضور ﷺ دوبارہ حاضر ہوئے اور تخفیف کی التجا کی تو [illegible] تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی [illegible] رب کریم جل مجدہٗ کی بارگاہ میں [illegible] چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے [illegible] حضور ﷺ حریم یار میں [illegible] صرف پانچ رہ گئیں (یہ وقفہ کس قدر

[illegible] سے [illegible] روایت کے مطابق [illegible]

[illegible] مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء [illegible]

[illegible]

[illegible] ایک [illegible] ہے [illegible] کے برابر تھی۔ [illegible]

[illegible] عرش الٰہی کی [illegible]

[illegible] فرشتے [illegible]

[illegible] حضرت جبریل

[illegible] (معارج [illegible] نیشاپوری)

[illegible]

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] مشرف [illegible]

[illegible] تشریف [illegible]

[illegible] جلوہ فرما ہوگئے تو سب نے [illegible]

[illegible]

[illegible] آنکھوں میں [illegible] دل میں اور ایمان میں

[illegible] اپنے رب اکبر کی آیات کبریٰ

[illegible] خود رب العزۃ کا دیدار کر کے بھی اس محبوب دلنواز علیہ الصلوٰۃ والسلام کی [illegible]

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝

ترجمہ: آنکھ نہ کسی طرف پھری نہ حد سے بڑھی

[illegible] استقامت کا بھی تقاضا تھا، [illegible] اور ادب کا بھی فیصلہ تھا یقیناً آپ کی معراج تمام انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی

[illegible] کوئی بھی پوچھے آسمان [illegible]

[illegible] حضرت ادریس علیہ السلام) یہ سوال [illegible]

[illegible] مقام [illegible]

[illegible]

[illegible] سے [illegible] الاولی والدست

پوچھتے کیا ہو عرش پر یوں گئے مصطفیٰ کہ یوں

[illegible] محمد کی بات [illegible]

[illegible] حضرت جبریل علیہ السلام [illegible] حضرت میکائیل علیہ [illegible]

[illegible] حضرت موسیٰ علیہ [illegible]

[illegible] کے حضرت محمد [illegible]

[illegible] جسم مبارک سے [illegible] حضرت صدیق [illegible] تصدیق [illegible]

[illegible] کیا ہے [illegible]

[illegible] کا مقصد یہ بھی ہے کہ حضور رحمۃ للعلمین ﷺ کی امت میں شامل ہو [illegible]

[illegible] اس محبوب اعظم ﷺ کی رضا کے لیے امت محبوب پر سلام [illegible] تو یقیناً یہ بہت بڑا اشرف ہے۔

سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ساتویں آسمان پر [illegible] وقت [illegible] حضور سرور انبیاء و مرسلین علیہ الصلوۃ والسلام سے ملاقات ہوئی تو ان سے یوں اپنی محبت کا اظہار فرمایا

أَقْرِئْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ

(سیرۃ النبی ج ۳ بحوالہ سبل الہدی والرشاد ج ۳)

ترجمہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام بولے) اپنی امت کو میری طرف سے سلام کہیے اور انہیں بتائیے کہ جنت کی مٹی بہت پاکیزہ ہے، وہاں کا پانی بہت میٹھا ہے اور وہاں پودے سُبْحَانَ اللهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ، اَللهُ اَكْبَرُ،

حضرت جبریل علیہ السلام کی حاجت

آسمانوں سے گزر کر جب سدرۃ المنتہی پر پہنچے تو حضرت روح الامین علیہ السلام نے آگے جانے سے معذرت کر لی۔ اس موقع پر دریائے رحمت جوش میں آیا اور دین کے مشکل کشا مومن کے حاجت روا علیہ التحیۃ والثناء نے استفسار فرمایا یَا جِبْرِیْلُ ھَلْ لَکَ مِنْ حَاجَۃٍ (مواہب لدنیہ) ترجمہ: اے جبریل کیا کوئی حاجت ہے۔

عرض کیا اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ اَعْلَمُ (اے اللہ تو زیادہ جانتا ہے)

حضور پرنور سرکار رحمۃ للعلمین ﷺ بارگاہ رب العلمین میں حاضر ہوئے تو اللہ عزوجل نے فرمایا اَیْنَ حَاجَۃُ جِبْرِیْلَ (مواہب لدنیہ)

ترجمہ جبریل کی حاجت کہاں گئی

حضور کریم والا تبار ﷺ نے عرض کی اے رب تو خوب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

[illegible]

شرف ہوئے

چنیسر ت اور یک سندو [illegible]

[illegible]

[illegible] صورت کے پانچ وقت [illegible] مقرر [illegible] [illegible]

[illegible]

[illegible] پیش کئے۔

1۔ [illegible] کہ ایک ساتھ اتار دیتا۔

2۔ آپ [illegible] سے محجوب تھے۔

3۔ عبادت پنجوقت کے متعلق [illegible] حضور نے فرمایا میں تمہارے [illegible] اگر میرے سوالات [illegible] معقول [illegible] مسلمان ہو جائے گا [illegible] حسب قول [illegible] وعدہ کر لیا تو حضور [illegible] سوال کا جواب تو یہ ہے کہ [illegible] صورت کے وقت [illegible] بتدریج نازل فرمایا۔ پھر فرمایا انسان [illegible] صورت میں [illegible] اللہ تو [illegible] پیدا فرما [illegible] نشان بھی کرتا ہے [illegible] پیدا فرمایا اس کے بعد [illegible] وہ تو قادر تھا کہ ایک [illegible] موجود ہیں۔

باب تیسرا (علیم) پندرہواں ہیڈنگ "[illegible] وقت کرے"

باب چوتھا (خانہ داری) ۶۳ ہیڈنگ "[illegible] وقت کرنا چاہئے"

ان عبارات کو [illegible] قائل ہونے کے [illegible] معراج شریف [illegible] سوال کا جواب چاہا۔ اس کی نسبت حضور نے ارشاد فرمایا اسے یوں سمجھو کہ ایک بادشاہ اپنی مملکت کے [illegible] کیلئے ایک نائب مقرر کرتا ہے وہ صوبہ یا نائب بادشاہ کے حسب منشا خدمت انجام دیتا ہے بادشاہ اس کی کارگزاریوں سے خوش ہو کر اسے [illegible] اور [illegible] خود عطا فرماتا ہے نہ یہ کہ اسے بلا کر معطل کر دیتا ہے [illegible] اپنے پاس روک لیتا ہے۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ آپ نے میری پوری تشفی فرما دی اور میری سمجھ میں خوب آ گیا میں ابھی جا کر بیوی اور بچوں کو [illegible] اور خود بھی مسلمان ہوتا ہوں اور ان کو بھی مسلمان کرتا ہوں۔

☆ ☆ ☆

واقعہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

احادیث کی روشنی میں

پروفیسر محمد حسین آسی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدا حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت ہے [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] رضی اللہ عنہم سے واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے فرمایا میں حطیم میں لیٹا ہوا تھا کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا [illegible] اپنے ساتھی سے کہنے لگا کہ تین میں سے درمیانی ہیں۔ چنانچہ وہ میرے پاس آیا اور سینہ سے ناف تک شق کیا۔ میرا دل نکالا۔ اور ایک سونے کا طشت جو ایمان و حکمت سے بھرا گیا تھا لایا گیا۔ پھر میرا دل دھویا گیا اور اس میں ایمان و حکمت کو بھر دیا گیا۔ (احمد، بخاری، مسلم)

بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے جبرائیل علیہ السلام نے میکائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے پاس [illegible] کا ایک طشت لاؤ تاکہ آپ کے قلب مبارک کو (مزید) پاک اور سینہ مبارک کو (مزید) فراخ کر دوں۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام نے آپ کا بطن مبارک شق کیا اور اسے تین مرتبہ دھویا اور میکائیل علیہ السلام تین بار آب زمزم شریف کے تین طشت لائے۔

براق پھر میرے پاس ایک جانور خچر سے نیچا اور گدھے سے اونچا [illegible] وہ اپنا قدم وہاں تک رکھتا تھا، جہاں تک اس کی نظر جاتی تھی (ایک روایت میں ہے [illegible] آتا تو اس کے ہاتھ لمبے اور پاؤں چھوٹے ہو جاتے تھے [illegible] آتی تو اس کے ہاتھ چھوٹے اور پاؤں لمبے ہو جاتے تھے تاکہ پشت بالکل ہموار رہے) (طبرانی)

امام ترمذی کی ایک روایت کے مطابق [illegible] سعید۔ ترمذی کی ایک اور روایت میں زین اور لگام کا بھی اہتمام تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "اس کی رانوں میں دو بازو تھے

[illegible] جب میں [illegible] روشنی [illegible] مجھے [illegible] محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے [illegible] آپ سے [illegible] پانی پانی ہو گیا اور شوق سے [illegible] پکڑ لئے اور وہ تیزی سے [illegible] قدم پڑتا تھا۔ [illegible] (مسلم)

بیت المقدس تک [illegible] کی روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام کے عرض کرنے پر پہلے کھجوروں کی سرزمین مدینہ منورہ میں براق سے اتر کر نماز پڑھی پھر درخت موسیٰ علیہ السلام [illegible] اور پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جائے ولادت بیت لحم میں۔ مسلم شریف کی روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرا قبر میں وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت ابوہریرہ [illegible] کی روایت کے مطابق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں ایک شخص کے پاس سے گزرا وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے [illegible] پوچھا جبرائیل! تمہارے ساتھ کون ہیں بولے! تمہارے بھائی محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہوں نے مرحبا کہا اور دعائے برکت دی۔ نیز بولے اپنے رب سے اپنی امت کی آسانی کے لئے درخواست کیجئے۔ میں نے دریافت کیا جبرائیل یہ کون ہیں؟ بولے آپ کے بھائی عیسیٰ علیہ السلام۔

حضرت سلیمان علیہ السلام

عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا تمام توفیق اللہ تعالیٰ کے لئے

بیت المقدس میں تشریف آوری

صداقت

...میرے ذکر کو بلند کیا اور مجھے فاتح و خاتم...

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا فیصلہ

بیت المقدس سے آسمانوں کی طرف

چوتھا آسمان

پانچواں آسمان

...حضرت ہارون علیہ السلام تھے...

...جواب دیا اور فرمایا مرحبا صالح اور نبی صالح کو مرحبا۔

چھٹا آسمان

[illegible]

نہر کوثر: [illegible] حضرت انس بن مالک کی ایک روایت کے مطابق حضرت [illegible] تو حضور ﷺ [illegible] جنت کی [illegible] جبرئیل علیہ السلام سے کہا کیا خوب ہیں یہ پرندے بولے یا محمد ﷺ [illegible] پھر [illegible] پوچھا آپ جانتے ہیں یہ کون سی نہر ہے میں نے کہا نہیں۔ بولے یہ وہ نہر ہے جو آپ کے پروردگار نے خصوصی طور پر آپ کو عطا فرمائی ہے۔ [illegible] شہد سے زیادہ میٹھا اور [illegible] سے زیادہ ٹھنڈا تھا۔

بیت المعمور: ابو تمیم سے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی [illegible] روایت [illegible]

سدرۃ المنتہیٰ کی [illegible] حضور ﷺ [illegible] بیت المعمور [illegible] جبرائیل علیہ السلام مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک لے [illegible] کانوں جیسے تھے اور پھل بڑے مٹکوں [illegible] خدا کی [illegible] کی صفت بیان [illegible] (مسلم شریف)

[illegible] روح [illegible] رک جاتی ہیں [illegible] تھم جاتی ہیں۔ پھر یہیں سے [illegible] (مسلم)

حضور اکرم ﷺ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے [illegible] وہ ایسا درخت ہے جس کی جڑ میں پانی کی نہریں [illegible] دودھ کی ایسی نہریں ہیں جن کے مزے میں کوئی فرق نہیں [illegible] شراب کی ایسی نہریں ہیں جو پینے والوں کو مزیدار معلوم ہوتی ہیں اور خالص شہد کی نہریں ہیں اور وہ ایسا درخت ہے کہ سوار اس کے سائے میں ستر سال تک چلے تب بھی اسے پار نہیں کر سکتا (طبرانی [illegible])

جنت: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک روایت کے مطابق

مثنوی فاروقی

آخری ٹیسٹ

مرتبہ: بشریٰ اسلام

نور اور محبتوں کا قافلہ رواں دواں

(مولانا محمد رضوان ... صوبائی سیکرٹری اطلاعات)

[illegible]

☆ ضلع ڈیرہ غازی خان: حضرت پیر سید احمد حسین شاہ بخاری قدس سرہ کے ... حضرت قبلہ سید غلام عباس شاہ بخاری مد ظلہ کے صاحبزادے سابق طالب علم رہنما صاحبزادہ سید شاہ محمد شاہ بخاری سے ان کے آستانہ پر ملاقات کی۔ انہوں نے شیرانِ اسلام میں شمولیت کی دعوت قبول کرتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ صوبائی امیر نے ضلع ڈیرہ غازی خان کیلئے انہیں امیر نامزد کیا ہے۔ اس موقع پر پریس کلب ڈیرہ غازی خان کے عہدیداران، علماء اہلسنت اور وکلاء سے خصوصی ملاقات کی گئی۔

☆ ضلع راجن پور: سابق طالب علم رہنما چوہدری اعجاز حیدر نے پرخلوص انداز میں خیر مقدم کرتے ہوئے اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ جس پر انہیں ضلعی امیر نامزد کیا گیا ... [illegible] ... کیا۔ اس موقع پر ... [illegible] ... ملاقات کی۔

[illegible]

[illegible] مجلس [illegible] سے
[illegible] گئے۔

مظفر گڑھ: [illegible] ضلعی [illegible]
[illegible]

[illegible]

اس موقع پر مرکزی ناظم اعلیٰ [illegible] رحمانی نے پنجاب کو
آئندہ 3 ماہ کی مصروفیات [illegible] کے ساتھ ہدایات جاری کر دی ہیں جس پر
[illegible] مرکز کی طرف سے [illegible]
[illegible] خصوصی ہدایات ذیل میں درج کی جا رہی ہیں [illegible]

آئندہ 3 ماہ کی سرگرمیاں

یکم تا (۱۴) اگست "[illegible] پاکستان" کے نام سے ہم منائی جائے گی۔ اس دوران مختلف مقامات میں پریس کانفرنس کے ذریعے تحریک پاکستان کے اکابرین کی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ملک کی سلامتی کیلئے تجدید عہد کیا جائے گا۔ اس دوران [illegible] منعقد کیے جائیں گے۔

جشن معراج النبی ﷺ 22 اگست بمطابق 27 رجب المرجب

[illegible] اسلام [illegible]
[illegible] کریں گے۔

شب برأت 8 ستمبر بمطابق 14 شعبان المعظم [illegible] مرکز کی طرف سے [illegible] حضرت صاحب [illegible] گے۔

رکنیت سازی مہم: رمضان المبارک [illegible] رکنیت سازی مہم چلائی جائے گی [illegible] مرکز کی طرف سے [illegible] جائیں گے۔

دورہ مرکزی امیر: [illegible] پنجاب [illegible] جائیں گے۔

سوہاوہ کابینہ کی تشکیل

[illegible]

☆ پنڈ دادنخان (ضلع جہلم): [illegible] کو ضلعی امیر نامزد کیا گیا [illegible] صابر حسین [illegible] ناظم اعلیٰ نامزد کیا گیا [illegible] کے موقع پر [illegible] خصوصی [illegible] جائے گا۔

☆ ضلع راولپنڈی: الحمد للہ وہاں پہلے سے ہی [illegible] بہت [illegible] ضلعی امیر محمد عاطف [illegible] ناظم اعلیٰ [illegible] محمد آفتاب سمیت تمام احباب بہت محنت کر رہے ہیں۔ راولپنڈی میں ضلعی [illegible] سے ملاقات ہوئی جبکہ انجمن طلباء اسلام پنجاب کے سابق نائب ناظم [illegible] کے فارغ التحصیل [illegible] سے ملاقات ان کے گھر میں ہوئی۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں نوجوان ساتھی موجود تھے۔ جنہوں نے [illegible] حیدر رضوی سمیت شیرانِ اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔

☆ ☆ ☆

ایک تازہ ...... نعت شریف

دلِ حزیں ذرا لو تو لگا مدینے سے
ملے گا تجھ کو بھی حرفِ ثنا مدینے سے
وہ جلوہ گاہِ خدا ہے یہاں ہے نورِ خدا
نہیں بلند کچھ عرشِ عُلیٰ مدینے سے
مدینہ مرجعِ کونین ہے خدا شاہد
ہو فیض پاتے ہیں ارض و سما مدینے سے
او نا مراد تجھے کیوں ہے بغض شمس آتی
مراد پاتے ہیں جب انبیاء مدینے سے
گروہ نے راہ دکھائی نہ عمر و عصمت نے
ملا ہمیشہ خدا کا عرش مدینے سے
مشامِ جاں کو معطر ہو رکھے رواں و شب
انہی بہیج "" باد صبا مدینے سے
خدا کے فضل سے تحفہ بدلنے والا ہے
پیام لایا اک ہے ہا خدا مدینے سے
قاشہ ہو کی یہ امت خدا کی رحمت ہے
اسے ملے گا تجلی حوصلہ مدینے سے
سو اتنا نہ امریکہ پہ بھی اترا میں
آنے والا ہے شیرِ خدا مدینے سے
برقرار وہ مژدہ انا الاعلون
بھی تو ہو کچھ رابطے مدینے سے
اے کاش آسی کو فرمائے مرشد کامل
کر رہا ہوں میں تیری شفا مدینے سے

(پروفیسر محمد حسین آسی)

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں

دورۂ تفسیر القرآن

19 اگست 2006 بروز ہفتہ بعد نماز عصر تا اختتام 16 ستمبر بروز ہفتہ 2006

فیض ملت **محمد فیض احمد** اویسی رضوی مدظلہ العالی

تدریس مفسر اعظم پاکستان شیخ طریقت آفتاب اہلسنت کے ذریعے پیش کیا جائے گا

زیر شعبہ دورہ شریف وکاروان اسلامی انٹرنیشنل کی جانب سے عمرہ کا ٹکٹ قرعہ اندازی

منجانب دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ جامع سیرانی مسجد سیرانی روڈ بہاولپور فون 062-2881371

Monthly Mujallah **AL-HAQIQA**
August 2006
Reg No CPL 590

